بسم اللہ الرحمن الرحیم

غبار مدینہ ہر مرض میں باعث شفاء

تحریر

ابو الامین محمد مبین عطاری مدنی (برمنگھم، انگلینڈ)

نظر ثانی

شیخ الحدیث ، شہسوار میدان تدریس، ماہر علوم عقلیہ، مولانا حافظ شفیق مدنی دامت مکارمہم (خان پور، پاکستان)

غبار مدینہ ہر مرض میں باعث شفاء

عن سعد قال: لما رجع رسول الله ﷺ من تبوك تلقاه رجال من المخلّفين من المؤمنين، فأثاروا غبارا، فخمر أو فغطى بعض من كان مع رسول الله ﷺ أنفه، فأزال رسول الله ﷺ اللثام عن وجهه، وقال: والذي نفسي بيده إن في غبارها شفاء من كل داء،

ترجمہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: "جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے تو کچھ مؤمنین جو پیچھے رہ گئے تھے، آپ سے ملنے آئے۔ ان کے استقبال سے غبار اٹھا، تو ان میں سے کچھ لوگوں نے اپنی ناکوں کو ڈھانپ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چہرے مبارک سے نقاب ہٹایا اور فرمایا: 'قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس غبار میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔

(وفاء الوفاء،الفصل السادس فی الاستشفاءبترابها،جلداول،صفحہ نمبر59،التراث)

خلاصۃ الوفا میں ہے،

قال طاهر بن يحيى العلوي عقب روايته لذلك عن أبيه صعب وادي بطحان دون الماجشونية أي الحديقة المعروفة اليوم بالمدشونية وفيه حفرة مما يأخذ الناس منه وهو اليوم إذا وبئ إنسان أخذ منه وذكر المجد أنّ جماعة من العلماء ذكروا أنهم جرّبوه للحمى فوجدوه صحيحا قال وأنا سقيته غلاما لي مريضا من نخوسنة تواظبه الحمى فانقطعت عنه من يومه وفي الصحيحين حديث كان رسول الله ﷺ إذا أشتكى الإنسان أو كانت به قرحة أو جرح قال بإصبعه هكذا ووضع سفيان سبابته بالأرض ثم رفعها وقال بسم الله تربة أرضنا بريقة بعضنا يشفى سقيمنا بأذن ربنا وفي رواية يقول بريقه ثم قال به في التراب،

ترجمہ، طاہر بن یحییٰ علوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد سے روایت کے بعد فرمایا: "صعب وادی بطحان، ماجشونیہ کے نیچے ہے، یعنی وہ باغ جو آج " المدشونیہ " کے نام سے جانا جاتا ہے، اور اس میں ایک گڑھا ہے جہاں سے لوگ

مٹی لیتے ہیں۔ آج بھی جب کوئی بیمار ہوتا ہے تو وہاں سے مٹی لی جاتی ہے۔ حضرت مجد الدین رحمۃ اللہ علیہ ذکر کرتے ہیں کہ علماء کرام کی ایک جماعت نے فرمایا، کہ انہوں نے مدینہ شریف کی خاک شفاء کو بخار کے لیے آزمایا اور اسے مؤثر پایا۔ مزید فرماتے ہیں، میں نے بھی یہ مٹی ایک غلام کو دی جو مسلسل بخار میں بتلا رہتا تھا، اور مدینہ شریف کی مٹی مبارک لینے کے بعد سے بخار ختم ہوگیا۔' صحیحین میں ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی انسان کو تکلیف ہوتی یا کوئی زخم ہوتا، تو آپ اپنی انگلی یوں زمین پر رکھتے، پھر اسے اٹھاتے اور فرماتے: 'بسم اللہ، ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کچھ کا لعاب، ہمارے بیمار کے لیے شفاء، ہمارے رب کے حکم سے۔' ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی انگلی سے زمین کو چھوتے اور پھر اپنے لعاب مبارک کو اس پر لگا کر دعا پڑھتے: 'بسم اللہ، ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کچھ کا لعاب، ہمارے بیمار کے لیے شفاء، ہمارے رب کے حکم سے۔ (خلاصۃ الوفا، جلد اول، صفحہ نمبر 172، التراث)

علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،

ومن خصائص المدينة، أنَّ غبارها شفاء من الجذام والبرص، وهذا لا يمكن تعليله، ولا يعرف وجهه من جهة العقل ولا الطب، ولا ينتفع به من أنكره أو شكَّ فيه أو فعله مجربًا، قال ابن جماعة: لما حج ابن المرحل المقدسي سنة إحدى وسبعين وسبعمائة، ورجع إلى المدينة سمع شيخًا من المحدثين يقول: كان في جسد بعض الناس بياض، فكان يخرج إلى البقيع عريانًا في السحر ويعود، فبرأ بذلك الغبار، فكأنَّ ابن المرحل حصل في نفسه شيء، فنظر في يده فوجد فيها بياضًا قدر درهم، فأقبل على الله بالتضرّع والدعاء، وخرج إلى البقيع، وأخذ من رمل الروضة، فدلّك به ذلك البياض، فذهب «بل من كل داء» إذا استعمل على وجه التداوي بمقدار خاص وزمن خاص، ونحو ذلك كسائر الأدوية، فلا يرد أن كثير مما بها يمرضون مع أنهم لا يخلون من مسّ غبارها،

یعنی، مدینہ کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ اس کا غبار جذام اور برص سے شفاء ہے۔ اس کی کوئی منطقی وجہ نہیں ہے اور نہ ہی طب کے اعتبار سے اس کا کوئی علم ہے۔جو شخص اس پر یقین نہیں رکھتا یا شک کرتا ہے یا اسے تجربے کے طور پر کرتا ہے، اسے فائدہ نہیں ہوتا۔ ابن جماعہ نے فرمایا: جب ابن المرحل المقدسی نے سنہ 771 ہجری میں حج کیا اور مدینہ واپس آئے تو انہوں نے ایک شیخ سے سنا جو محدثین میں سے تھے، کہ کچھ لوگوں کے جسم میں سفید دھبے تھے، تو وہ سحر کے وقت برہنہ ہو کر بقیع جاتے تھے اور واپس آتے تھے، تو اس غبار سے انہیں شفاء مل جاتی تھی۔ ابن المرحل کے دل میں کچھ آیا، تو انہوں نے اپنے ہاتھ میں دیکھا تو ایک درہم کے برابر سفید دھبہ پایا۔ انہوں نے اللہ کی بارگاہ میں رجوع کیا اور دعا کی، پھر بقیع گئے اور روضہ کی مٹی لی، اور اس دھبے پر رگڑنے لگے، تو وہ دھبہ ختم ہو گیا۔مدینہ کا غبار ہر بیماری سے شفاء ہے جب اسے خاص مقدار اور خاص وقت میں علاج کے طور پر استعمال کیا جائے، جیسے دیگر دوائیں استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ اعتراض نہ کیا جائے کہ مدینہ کے باشندے بھی بیمار ہوتے ہیں جبکہ وہ اس کے غبار کے مس سے محروم نہیں ہوتے۔

(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية، جلد 12، صفحہ 258، التراث)

شیخ محقق کا تجربہ: عاشق مدینہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنا تجربہ اور مشاہدہ بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ جس زمانے میں مدینہ پاک کا قیام میرے لئے باعث شرف تھا۔ میرے پیروں میں ورم ہوا کہ اطباء نے اس بیماری کو بالاتفاق ہلاکت و بربادی کی علامت قرار دیا۔ میں نے مدینہ طیبہ کی پاک مٹی سے اپنا علاج کیا اور تھوڑے ہی دنوں میں سہولت اور آسانی کے ساتھ آرام ہو گیا۔ (جذب القلوب میں ۲۸)

دیوبندی مولوی کی بھی سن لیجئے: مولوی عاشق الہی دیوبندی لکھتا ہے کہ سفر حج میں میرا چچا بھی میرے ساتھ تھا۔ میرے چچا کے منہ میں ورم آگیا اور وہ مہلک مرض میں بتلا ہو گئے۔ میں نے اپنے چچا کی یہ پریشانی مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی کو بتائی تو انہوں نے کہا، گھبراؤ نہیں سرکار کے روضہ شریف کے قریب سے مٹی لے

لو اور منہ پر مل دو۔ میں نے نماز ظہر سے فارغ ہو کر مٹی حاصل کی اور چچا کے چہرے پر ملی اس خاک مدینہ نے اکسیر سے زیادہ کام کیا۔ اس کی برکت سے میرے چچا کو شفا حاصل ہو گئی۔ (تذکرۃ الخلیل صفحہ ۳۹۴، تاریخ مدینہ جس ۷۳)

اس حدیث وشرح سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔

1، آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو خاک مدینہ سے برکات حاصل کرنے کی خود ترغیب دلائی کہ وہ اپنے چہرے سے خاک صاف نہ کریں۔

2، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر قسم ارشاد فرمائی کہ خاک مدینہ باعث شفاء ہے

3، خاک مدینہ کی اہمیت وخصوصیت کا تعلق ایمان ویقین سے ہے۔

4، خاک شفاء سے بیماری کا علاج کرنا مسلمانوں میں رائج رہا کہ بیماروں کا علاج اس مبارک خاک سے کیا جاتا تھا۔

5، جس کا یقین کامل نہ ہو وہ اس خاک مبارک سے فائدہ اٹھانے سے محروم کیا جا سکتا ہے۔

6، اس سے پتہ چلا کہ ایمان کی طاقت ویقین کا اثر جسمانی حالت پر بھی پڑ سکتا ہے۔

7، اس واقعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں گہری حکمت پوشیدہ ہے، جو بظاہر سادہ اعمال کے پیچھے ہوتی ہے۔ مدینہ کے غبار کے بارے میں یہ یقین، کہ وہ شفاء بخش ہے، ظاہر کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات صرف ظاہری طور پر نہیں بلکہ باطنی سطح پر بھی گہرائی رکھتی ہیں۔

8، مدینہ، اسلامی تاریخ میں خاص تقدیس کا حامل ہے۔ اس روایت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ نہ صرف وہاں کے مقام بلکہ وہاں کے عناصر، جیسے کہ غبار، کو بھی مقدس مانا گیا ہے۔ یہ تقدیس اور احترام، مدینہ کے شہر اور اس کی چیزوں کی قدر و قیمت میں اضافہ کرتا ہے۔

9، صحابہ کرام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، انہوں نے اپنی ناک ڈھانپ لی تھی، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقاب ہٹا دیا۔ اس سے یہ سیکھنے کو ملتا ہے کہ پیغمبر کی پیروی کرتے ہوئے ان کے اعمال کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا چاہیے، چاہے وہ بظاہر ہماری روزمرہ عادات کے برخلاف کیوں نہ ہوں۔

10، اسلامی نقطۂ نظر میں روحانی اور جسمانی علاج کو ساتھ ملا کر دیکھا جاتا ہے۔ مدینہ کے غبار کی شفا دینے والی خصوصیات کا تذکرہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ایمان اور روحانی اصولوں کے ساتھ جسمانی علاج کی بھی اہمیت ہے۔

11، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کی ہر چیز، بشمول وہاں کی مٹی اور غبار، کو خصوصی اہمیت اور احترام دیا گیا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہاں پر نازل ہونے والی برکتیں اور الٰہی نورانیت اس علاقے کی ہر چیز پر اثر انداز ہوتی ہے۔

12، اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ شہر مدینہ کی غیر معمولی خصوصیات ہیں جو عقل اور طب کے عام اصولوں سے باہر ہیں۔ اس کا تجربہ اور یقین رکھنے والوں کے لیے اس میں خاص فائدہ ہے۔

تمت بالخیر

———◈☆◈

مزید احادیث وشرح، فتاوی، آرٹیکل پڑھنے اور اسلامک ویڈیوز کے لئے سوشل میڈیا اکاونٹس فالو کرنے کیلئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

فیس بک پیج لنک۔

🟢 نور حدیث وفتوی

ٹک ٹاک لنک ۔

🟢 Mobeen Attari Madani

انسٹاگرام لنک۔

🟢 Mobeen Attari Madani